دافع الاوہام فی محفل خیر الانام

نسخۂ شفاے اسقام مجموعہ نافع اہل اسلام گلدستہ ریاحین

ذکر شفیع یوم القیام حدیقہ گلہاے بیان میلاد برکت انضمام

جسکو

فاضل اکمل عالم عامل مولانا مولوی محمد عبد السمیع صاحب بیدل نے

واسطے ثابت کرنے احکام متعلقہ میلاد خیر العباد و شمل اجتماع

سامعین و زینت محفل و تقسیم شیرینی و اطعام طعام و قیام تعظیمی

و تطئیب عطر و گلاب و لوبان و پھول و بیان ولادت

و رضاعت و معجزات و بساط فرش چوکی یا منبر و روشنی وغیرہ

آرایش مجلس کے تصنیف فرمایا اور منکرین کے زنگ شکوک کو قرآن

و حدیث کے صیقل سے صاف کرکے ہر بات کو مثال آئینہ کے چمکایا

مطبع منشی علی حسین لکھنؤ میں مطبوع ہوا

التماس

نیاز مند کی دوکان مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور فہرست
بھی اوسکی حسب الطلب ہر ایک شائق کو مل سکتی ہے جسکے ملاحظہ سے شائقین پورے پورے حالات
کتب کے معلوم کر سکتے ہین - قیمت بھی بہت ارزان ہے - مناسب معلوم ہوا کہ ٹیٹل پیج کے دونون صفحون مین
چند کتب جدیدہ مثل میلاد شریف آنحضرتؐ و نیز مسائل دینیہ درج ذیل کیجاتی ہین فقط

المشتہر حافظ عبد الستار خان - تاجر کتب - لکھنؤ چوک

مولود شریف برزنجی عربی مع ترجمہ اردو - نہایت
عمدہ صحیح و خوشخط چھاپہ صاف نظم و نثر -
مولود شریف جدید - تصنیف جناب احمد خان
صوفی - چھاپہ عمدہ - نظم و نثر - قابل دید -
مولود شریف شہید - جلی - خوشخط تصنیف
غلام امام شہید صاحب - نظم و نثر - قابل دید -
مولود شریف بہاریہ - تصنیف مولوی
محمد کفایت علی صاحب مع رسالہ دیگر نظم مطبع نظامی مجموعہ
خدا کی رحمت - تصنیف مولوی محمد شاہ
سلامت اللہ صاحب مرحوم کانپوری -
کحل البصر نظم و نثر تصنیف عاشق علی صاحب -
بہار جنت - تصنیف جناب مولوی حافظ محمد عبد السمیع صاحب
نظم و نثر -
راحت القلوب فی مولد المحبوب یہ اسم با مسمی کتاب
مصنفہ عالم عامل فاضل کامل جناب مولانا حافظ عبد السمیع صاحب
بیدل کی تصنیف سی ہے جسکی نسبت عالم وجد نظر آتا ہے نہایت خوشخط
تاریخ حبیب آلہ اس کتاب مین نہایت عمدہ حالات

صحیح صحیح جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین
تصنیف جناب مفتی عنایت احمد صاحب مرحوم -
زیور ایمان - تصنیف مولوی نور علی صوفی ہیتی
پوری پوری عورتون کی زبان مین یہ مولود شریف ہے
زبان شستہ - محاورہ پاکیزہ - لائق دید -
ناصر العاشقین - مع معراج نامہ نظم - و دیگر غزل و غیرہ نعتیہ
گلزار نعت - مطبوعہ مطبع نظامی چھاپہ عمدہ -
دیوان لطف - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین ہے
دیوان قطبی اردو - آنحضرتؐ کی نعت مین نہایت عمدہ
دیوان متین - یہ بھی رسول مقبولؐ کی نعت مین ہے
گل رعنا - ایضاً - چھاپہ عمدہ -
قصائد تمنا فارسی - ایضاً -
مولود شریف بہاریہ نظم تصنیف مولوی
کفایت علی صاحب مرحوم چھاپہ لکھنؤ مع دیگر رسالہ کم قیمت -
دوازدہ مجلس - اسمین بارہ روز کا بیان
ولادت ہی اول تاریخ سے آخر تک ہے
جذب القلوب اردو - تاریخ مدینہ طیبہ

أُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ

الحمد للہ کہ مثنوی از بس لطیف دافع شبہات مانعین مولد شریف مسمّی بہ

دافع الاوہام فی محفل خیر الانام

من تالیف عالم بے بدل محقق کامل محدث و فقیہ جناب مولوی حافظ محمد عبد السمیع صاحب رامپوری

در مطبع منشی محمد علی حسین لکھنؤ واقع گولہ گنج مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرکے مالک کا شکر پڑھ کے درود — کرتا ہون ذکر محفلِ مولود ہا

مومنو یان ادب سے آؤ تم ہا — عطر خلعت بسا کے لاؤ تم ہا

ذکر خیر الورےٰ کی محفل ہے ہا — مولدِ مصطفےٰ کی محفل ہے ہا

محفل اوس شاہ ذی حشم کی ہے ہا — محفل اوس شافعِ اُمم کی ہے ہا

پھیلا آفاق مین ہے جسکا نور ہا — اوسی نورِ خدا کا ہے مذکور ہا

ہوگی جنسے نجات عالم کی ہا — ہی خوشی اونکے خیر مقدم کی ہا

جنکو سب انبیا نے مانا ہے — اونکے مولد کا شادیانا ہے ہا

جہان یہ ذکر خیر پاتے ہین — لے کے رحمت فرشتے آتے ہین

پڑھتے کثرت سے ہین درود اسمین — کیون نہ رحمت کا ہو ورود اسمین

عشق ہی جنکو ذکر حضرت سے — دوڑے آتے ہین یان محبت سے

آؤ آداب سے مسلمانو ٭ نشان اپنے نبی کی پہچانو ٭
وصف حضرت کا جان سے دل سے ٭ سنو اگر زبان بیدل سے ٭

اثبات ذکر ولادت شریف از قرآن و حدیث

یہ بیان مصطفی سے ثابت ہے ٭ خاص خیر الورای سے ثابت ہے ٭
آپ نے ذکر اپنے مولد کا ٭ خود صحابہ مین شرح فرمایا ٭

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ وَسَاُخْبِرُکُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَبِشَارَۃُ عِیْسٰی وَرُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ وَقَدْ خَرَجَ لَھَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَھَا مِنْہُ قُصُوْرُ الشَّامِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِیُّ وَالْحَاکِمُ وَالْبَیْھَقِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ ذَکَرَہُ الْقُسْطَلَانِیُّ فِیْ مَوَاھِبِ اللَّدُنِّیَّہْ

قسطلانی نے یون کیا ترقیم ٭ کہ یہ فرماتے ہین رسول کریم ٭
تھی نہ جب روح تن مین آدم کے ٭ مجکو ختم الرسل لکھا تب سے ٭
ای صحابہ تمھین خبر دون مین ٭ حال اول کا کھولتا ہون مین ٭
مین وہی ہون دعائے ابراہیم ٭ جسکی قرآن مین ہے خبر ترقیم ٭
وہی عیسی کی ہین بشارت ہون ٭ وہی احمد مین ذی شرافت ہون ٭
جب ہوا مین باذن حق پیدا ٭ عجب ایک جلوہ نور کا پھیلا ٭

روشنی ہوگئی تمام اوس سے — ہوئی روشن قصور شام اوس سے
دیکھو ذکر ولادت مقبول — خاص خیر الوری سے ہے منقول
اسکے راوی ہین یہ اولی الابصار — ابن حبان و حاکم و بزار
اور دانا ے علم ربانے — احمد و بیہقی و طبرانے
ایسے ایسے محدثین فحول — کرتے ہین اس حدیث کو منقول
اب ذرا پڑھ کے تم کلام اللہ — دیکھو اپنے نبی کا شوکت وجاہ
آپ فرماتا ہی خدا ے کریم — خاص قرآن مین یہ ذکر عظیم

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ

یعنی احمد ہوا جو پیدا ہے — گویا اک نور تم پہ آیا ہے
دوسری جا وہ خدا ے غفور — کرتا اس ڈھنگ سے ہی یہ مذکور

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ

تم مین آیا ہی یہ رسول کریم — مومنون کے لیے رؤف رحیم
الغرض ایسی ہین بہت امثال — آیا قرآن مین جابجا یہ حال
ہم جو کرتے ہین محفل میلاد — اوس سے ہی بس یہی ہماری مراد
یعنی دنیا مین آپ یون آئے — آپ تشریف اسطرح لائے
آپ کے ساتھ آیا ایسا نور — ہوگیا نور سے جہان معمور
دیکھو انصاف کرکے ایمان سے — ہی یہ ثابت حدیث و قرآن سے
جسکا ماخذ کتاب و سنت ہو — کہو کیونکر وہ ذکر بدعت ہو

فائدہ اگر کوئی یہ کہے کہ اصلیت اس ذکر کی بلاشک ثابت ہوئی
ان دلائل سے اور نیز اس دلیل سے کہ حضرت کا پیدا ہونا البتہ بڑی نعمت
ہی اور نعمت کا شکر کرنا اور ذکر کرنا قرآن سے ثابت ہے وَاذْكُرُوْا
نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ اور دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ
رَبِّكَ فَحَدِّثْ لیکن ہم نہین جانتے کہ قیود بالائی محفل میلاد کی کہان سے
نکالی ہین ہم جواب دیتے ہین کہ ان سب چیزون کی اصل قرآن مین ہی زینت
محفل اور تقسیم شیرینی کی منع نہونے پر یہ آیت صریح دلیل ہے قُلْ مَنْ حَرَّمَ
زِيْنَةَ اللهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ اس آیۂ
کریمہ کے عموم الفاظ سے ثابت ہوا کہ تجمل اور زیبایش کرنا اور طیبات رزق
یعنی عمدہ کھانے کی چیز خود کھانا دوسرے کو کھلانا کسی وقت مین حرام نہین
لیکن ہر وقت تو کوئی شخص یہ امور نہین کرسکتا البتہ مواقع فرحت و
سرور مین کرتے ہین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر مقدم شریف سے بہتر
کونسا فرحت وسرور کا موقع ہوگا مولوی اسحٰق صاحب مایۃ مسائل صفحہ ۱۳ مین
لکھتے ہین و فی الواقع فرحت مثل فرحت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
در دیگر امر نیست الخ بھلا اگر ایسے موقع فرحت وسرور مین تجمل کرلی اور طیبات
رزق کے استعمال کرنے کو کوئی شخص حرام کہے کسقدر جرات کرتا ہے کہ جسکو
اللہ تعالے نے حرام نہین کیا وہ حرام کرتا ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللهِ
الْكَذِبَ ۵ صاحب درمختار نے مسائل شتی مین دلیل پکڑی ہے اس آیت سے

اور کہا ہی کہ مستحب ہی تجمل یعنے زیبائش اور مباح کیا اللہ تعالی الٰی نے زینت کو
اپنی کلام سے قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللهِ اور فتاوی عالمگیریہ کی جلد خامس
باب الزینۃ میں مرقوم ہے وَيَجُوزُ لِلْإِنْسَانِ أَنْ يَبْسُطَ فِي بَيْتِهِ مَا شَاءَ
مِنَ الثِّيَابِ الْمُتَّخَذَةِ مِنَ الصُّوفِ وَالْقُطْنِ الْمَصْبُوغَةِ وَغَيْرِهَا
وَالْمُنَقَّشَةِ وَغَيْرِهَا اور کہا امام نووی کے اوستاد حافظ ابو شامہ نے
مَا يُفْعَلُ فِي الْيَوْمِ الْمُوَافِقِ لِيَوْمِ مَوْلِدِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الصَّدَقَاتِ وَإِظْهَارِ الزِّيْنَةِ وَالسُّرُوْرِ فَإِنَّ ذٰلِكَ مَعَ
مَا فِيْهِ مِنَ الْإِحْسَانِ مُشْعِرٌ بِمَحَبَّتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَتَعْظِيْمِهِ فِي قَلْبِ فَاعِلِ ذٰلِكَ وَشُكْرِ اللهِ عَلٰى مَا مَنَّ بِهِ مِنْ إِيْجَادِ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور نیز جمع کرنا احباب کا
اور کھانا کھلانا یا شیرنی بانٹنا اور محفل کا سجانا یہ سب فرحت و سرور کا سامان
ہی اور فرحت ساتھ حصول رحمت الٰہی کے کرنا قرآن شریف سے ثابت ہے
قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم خود رحمت ہیں اور آپ کا تشریف لانا دنیا میں رحمت ہی وَمَا
أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اور جبکہ آپ کا تشریف لانا اس عالم میں
اور پیدا ہونا رحمت ہوا اور موجب کمال عظمت ٹھہرا تو بس تشریف آوری کو
عظیم جاننا اور جس وقت یہ ذکر آوے تعظیم و آداب کھڑے ہو کر درود و سلام یا
مدح و مناقب پڑھنا اسمیں تعظیم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تعظیم

آیۃ بھی ثابت الاصل ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ وَقَالَ ابْنِ
عَبَّاسٍ فِیْ تَفْسِیْرِ تُعَزِّرُوْہُ اَیْ تُجِلُّوْہُ وَقَالَ الْمُبَرَّدُ فِیْہِ اَیْ
تُبَالِغُوْا فِیْ تَعْظِیْمِہٖ وَقُرِئَ تُعَزِّزُوْہُ مِنَ الْعِزِّ کَذَا فِی الشِّفَاءِ وَقَالَ
اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّہَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ

اور واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معظم شعائر اللہ مین ہین چنانچہ حضرت
شاہ ولی اللہ کی کتاب حجۃ اللہ کی صفحہ ۲ مطبوعہ بریلی مین یہ مضمون تصریحًا
مرقوم ہی اور منیہ کی شرح کبیر مین ابراہیم حلبی نے لکھا ہے وَنَحْنُ اُمِرْنَا بِتَعْظِیْمِ
الْاَنْبِیَاءِ وَتَوْقِیْرِہِمْ اور شفاء عیاض مین ہے وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ
عِنْدَ ذِکْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَوَقَّرَ وَیَاْخُذَ فِیْ
ھَیْبَتِہٖ وَاِجْلَالِہٖ انتہی ملخصًا اور شک نہین اسمین کہ
قیام جو مروج ہی محفل مولد شریف مین اسمین تعظیم اور اجلال ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اسی واسطے صاحب تفسیر روح البیان نے سورہ فتح
مین لکھا ہی وَمِنْ تَعْظِیْمِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَمَلُ الْمَوَالِدِ الخ
اب اگر کوئی یہ کہے کہ واقعی ان سب امور کی اصلیت دین سے ثابت ہی لیکن
یہ ہیئت کذائی اور صورت مجموعی حضرت کیوقت مین نتھی ہم کہتے ہین کہ جس چیز
کی اصلیت ثابت ہو وہ کسی ہیئت مباح کے لاحق ہونیسے ممنوع نہین ہو سکتی
چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے رسالہ انتباہ کے مقدمہ مین اسکو تحقیق کیا ہے
باید دانست کہ یکی از نعم خدا تعالی بر امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات

آنست کہ تا امروز سلسلہا ایشان تا حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح وثابت ہست واگرچہ اوائل امت را بہ اواخر امت در بعض امور اختلاف بودہ است پس صوفیہ صافیہ ارتباط ایشان در زمن اول بصحبت وتعلیم وتادب بآداب وتہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ وبیعت ودر زمن سید الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد وبعد از ان رسم بیعت پیدا گشت وارتباط سلسلہ بہمہ این متحقق ہست واختلاف صور ارتباط ضرر نمیکند الی ان قال وعلماء کرام ارتباط ایشان در زمن اول باستماع احادیث وحفظ آن در دھا وقلب بود وبعد از ان بتصنیف کتب وقراءۃ ومناولہ واجازۃ آن پیدا شد وارتباط سلسلہ بہمہ نوع این امور صحیح ہست واختلاف صور را اثری نیست الی آخرہ علاوہ اسکے یہ بھی جان لینا چاہیے کہ ہر امر جدید کو گمراہی اور موجب عذاب کہنا صحیح نہین فتاوی عالمگیریہ کی جلد خامس باب اداب المسجد والمصحف مین ہی لَا بَأسَ بِکِتَابَۃِ اَسَامِی السُّوَرِ وَعَدَدِ الآیِ وَھُوَ اِنْ کَانَ اِحْدَاثًا فَھُوَ بِدْعَۃٌ حَسَنَۃٌ وَکَمْ مِنْ شَیْءٍ کَانَ اِحْدَاثًا وَھُوَ بِدْعَۃٌ حَسَنَۃٌ اور احیاء العلوم کی جلد اول بیان کتابت قرآن مین ہی فَلَا یَمْنَعُ ذَالِکَ مِنْ کَوْنِہٖ مُحْدَثًا فَکَمْ مِنْ مُحْدَثٍ حَسَنٍ اور صاحب کبیری نے تحقیق تلفظ بالنیت مین لکھا ہی وَھٰذِہٖ بِدْعَۃٌ لٰکِنَّ عَدَمَ النَّقْلِ وَکَوْنَہٗ بِدْعَۃً لَا یُنَافِی کَوْنَہٗ حَسَنًا لِقَصْدِ اجْتِمَاعِ الْعَزِیْمَۃِ عَلٰی مَا اَشَارَ اِلَیْہِ فِی الْھِدَایَۃِ وَصَرَّحَ بِہٖ فِی التَّجْنِیْسِ وَھٰذَا ھُوَ الْمُخْتَارُ ٥

ف نہین ہی بنابر واسطے کہ لکھنا نام سورتونکا اور شمار آیتونکا قرآن مین اور یہ اگرچہ نئی بات ہی لیکن وہ اچھی ہی اور بہتیری نئی باتین ایسی ہین اچھی ہوتی ہین یعنی انکو بدعت حسنہ کہتے ہین ۱۲ ف اور نہین منع ہی یہ بسبب نئی بات ہونیکے بہتیری نئی باتین اچھی ہین ۱۲ ف اور یہ یعنی نیت نماز کی زبان سی کہنا بدعت ہی لیکن منقول نہونا اسکا پیغمبر سے اور بدعت ہونا اسکا نہین نقصان کرتا اچھا ہونیکو واسطے ارادہ دل کے جیسا کہ اشارہ کیا ہی ہدایہ مین اور صاف لکھا ہی تجنیس مین اور یہی پسند اور قبول ہی ۱۲

صورت بدعت حسنہ

صورت حسنہ

پس معلوم ہوا کہ ہر امر جدید قبیح و ضلالت نہین ہوتا ورنہ یہ مدرسونکی
ہیئت گدائی یعنی گرد آوری چندہ اور فقہ حدیث پڑہانیوالونکو تنخواہ مقرر
کرنا اور تعیین کتب صرف و نحو و منطق وغیرہ جو ہرگز یہ امور قرون
ثلاثہ سے باین صورت مجموعی تعلیم دین کے واسطے ثابت نہین بالکل ضلالت
اور موجب عذاب ہوتے حاشا و کلا امر حق اور تحقیق صحیح یہ ہی کہ جو امر جدید
مخالف دین ہو یعنی اوس سے کوئی حکم کتاب و سُنّۃ کا ٹوٹتا ہو وہ بدعت ضلالت
ہی ورنہ محمود اور حسن ہے سیرت حلبی وغیرہ مین ہے قال الشافعی قدس اللہ
سرہٗ مَا اُحْدِثَ وَخَالَفَ كِتَابًا اَوْ سُنَّةً اَوْ اِجْمَاعًا اَوْ اَثَرًا فَهُوَ الْبِدْعَةُ
الضَّلَالَةُ وَمَا اُحْدِثَ مِنَ الْخَيْرِ وَلَمْ يُخَالِفْ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ
الْبِدْعَةُ الْمَحْمُوْدَةُ اور احیاء العلوم کی جلد دوسری صفحہ ۲۷ مطبوعہ
نولکشور مین ہے اِنَّمَا الْمَحْذُوْرُ بِدْعَةٌ تُرَاغِمُ سُنَّةً مَاْمُوْرًا بِهَا اور یہی
بیان ہے علامہ عینی شارح بخاری اور ابو شکور سالمی اور شامی شارح
دُر مختار اور صاحب مجمع البحار وغیرہم جمہور اُمّت محمدیہ کا اور اجماع کیا
ہی اہل اسلام نے اسبات پر کہ جو امر جدید ایسا ہو کہ اوسمین خیر ہوتی ہی وہ
بالاتفاق جائز بلکہ مستحسن ہے چنانچہ سیرت حلبی وغیرہ کتب دین مین اسکی
تصریح موجود ہے اور شیخ ابن حجر نے لکھا ہی وَعَمَلُ الْمَوْلِدِ وَاجْتِمَاعُ النَّاسِ
لَهٗ كَذٰلِكَ یعنی یہ محفل کرنی مولد شریف کی اسی قسم کے امور جدیدہ سے ہی
کہ جسکے جواز پر اتفاق ہے اور باقی تحقیق بدعت کی درباب قیام نمبر مین

بطور فائدہ کے مذکور ہوگی یہ بھی جان لینا چاہیے کہ ان امور پر جو لوگ اعتراض کرتے ہین یہ امور ایسے ہین کہ یا خود ثابت ہی اونکا مسنون ہونا یا ایسی ہین کہ نہین ثابت منع ہونا اونکا شرعاً پس وہ بھی جائز اور مباح ہین بحسب قاعدہ اصول کے جسکو شامی اور ابن ہمام وغیرہ نے بیان کیا ہی اَلْمُخْتَارُ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَفِيَّةِ اَنَّ الْاَصْلَ فِي الْاَشْيَاءِ الْاِبَاحَةُ علاوہ اس قاعدہ کے کچھ بیان اون امور کا جداگانہ بھی مولف نے اشعار آئندہ مین بیان کیا ہی اور یہ بھی معلوم ہو کہ ارادہ اس عاجز کا یہ تھا کہ بعض باتین جو اس مثنوی سے متعلق ہین اونکو حاشیہ مین لکھی لیکن اسمین بعض خرابیان معلوم ہوئین ناگزیر مصلحت یہ ٹھہری کہ جس مقام پر کوئی فائدہ یا نقل عبارت سلف منظور ہو وہ اوسی مقام پر اشعار مثنوی کی ذیل مین بعبارت نثر لکھ کر بطور فائدہ عین متن مین درج کیا جاوے

بعض کہتے ہین مولد شریف مجمع مین پڑھنا منع ہے

یہ بیان گر کیا مجالس مین ٭ کہو کیا عیب آگیا اسمین ٭
مومنون کا ہی اجتماع حرام ٭ یا ہی ذکر نبی مین تمکو کلام ٭
خیر ہی مومنون کی جمعیت ٭ ذکر حضرت ﷺ ہی موجب رحمت ٭
پڑھنا مجمع مین جانو سنت تم ٭ ہی مشیر اسطرف سنۂ ﷺ کم

بیان تقسیم شیرینی

سب مین تقسیم اگر مٹھائی ہوئی ؎	تم کہو اسمین کیا برائی ہوئی ؎
کرتے ہین یون روایت اہل تمیز	رکھتا مومن ہی دوست شیرین چیز
وہ نبی جو خدا کے تھے محبوب ؎	شہد و شیرینی اونکو تھی مرغوب ؎

لف

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ رواه البخاری

ایسی محبوب چیز کا دینا ؎	ہی ثواب عظیم کا لینا ؎
ہی حدیث صحیح مین آیا ؎	سید المرسلین نے فرمایا ؎
مومنو تم عذاب سے بچ جاؤ	آدھا خرما بھی گر کسی کو کھلاؤ

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

آدھے خرمے مین جب ہو ٹلتا عذاب ؎	کیون نہ شیرینی بانٹنا ہو ثواب ؎

ذکر خوشبو مثل عطر و گلاب و لوبان

اور نیا طرفہ ماجرا دیکھو ؎	منع کرتے ہین لوگ خوشبو کو ؎
جس سے روح اور دماغ ہو تازہ ؎	کھل کے دل مثل باغ ہو تازہ ؎
وہی خوشبو ہے نزہت انفاس ؎	تیز کرتی ہی عقل و ہوش و حواس
ہی حدیث صحیح مین مذکور ؎	تھے رسول خدا جلاتے بخور ؎

كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْاَلُوَّةِ وَقَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

دیکھو خوشبو پسند حضرت ہے ۔ اسکو محبوب رکھنا سنت ہے

ہین یہ فرماتے مصطفیٰ کہ ہمین ۔ آئی خوشبو پسند دنیا مین

فِي الْمُنَبِّهَاتِ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلٰثٌ اَلطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْخِتَانُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ

جو مجامع ہین مثل جمعہ و عید ۔ سب مین خوشبو کی آئی ہے تاکید

وصف حضرت کا پڑھتے ہون جس جائے ۔ کیون نہ عطر و گلاب چھڑکا جائے

ذکر جس جائے ہو پیمبر کا ۔ کیون نہو عطر مشک و عنبر کا

اگر کوئی شخص اس محفل مین پھول لے آوے رد نکرنا چاہیے

رکھے گر کوئی پھول مجلس مین ۔ کیون عبث شور کرتے ہو ہمین

پھول رکھنے مین کیا برائی ہے ۔ رنگ و خوشبو ہی خوشنمائی ہے

بوئی خوش تھی پسند طبع رسول ۔ پھول ہین بوئی خوش کی اصل اصول

گل نباتات کے بہار ہین پھول ۔ باغ جنت کے یادگار ہین پھول

ترمذی کی حدیث پڑھ دیکھو ۔ ہے یہ حکم آپ کا صحابہ کو

پھول کو دیکھو کوئی رد نکرے ۔ کیونکہ نکلا ہے پھول جنت سے

اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ

جس سے جنت کی یاد ہو دل مین ۔ جرم کیا ہے جو رکھین محفل مین

قیام تعظیمی کا بیان

کرتے ہین مفتیان دین ترقیم ٭ یستحب القیام للتعظیم
اپنے مخدوم پیشوا کے لیے ٭ اہل دل ہوتے ہین ادب سے کھڑے
لاتے تشریف جب نبی کریم ٭ اوٹھکے دیتی تھین فاطمہ تعظیم ٭

کان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلت واجلستہ فی مجلسہا وامر النبی علیہ السلام قوموا الی سیدکم واقرہ الشیخ ولی اللہ فی بیان القیام فی حجۃ اللہ البالغۃ واحتج بہ الجماہیر لاستحباب القیام تعظیما کما فی مجمع البحار فما ذہب الیہ البعض انہ کان لاعانۃ سعد وانزالہ من الحمار ضعیف

لا یسمع فی مقابلۃ الجماہیر

جب شریعت سے ہو چکا معلوم ٭ مستحب ہی قیام بہر قدوم
اوٹھتے مولد مین ہین جو با تکریم ٭ یہ بھی سمجھو قدوم کی تعظیم ٭
یہی معنی ہین بسبب ولادت کے ٭ یعنی آپ اس جہان مین آئے
دار دنیا مین آنا حضرت کا ٭ تھا نہایت جلال و عظمت کا
لکھتے راوی ہین اوسگھڑی کا حال ٭ کیا حورون نے آکے استقبال ٭
تھے فرشتے کھڑے ادب کے ساتھ ٭ تھا ادب سید عرب کے ساتھ
سامنے آمنہ کے تھے جبریل ٭ دہنی جانب کھڑے تھے میکائیل
لب ہاتف پہ ہر طرف تھی ندا ٭ آج احمد نبی ہوے پیدا ٭

یاد کیا تجکو یاد کیا مجکو اس سے معلوم ہوا کہ جسنے رسولخدا کو بطور مدح و ثنا کے
یا بصیغہ درود و سلام یاد کیا اور ذکر کیا اوسنے خدا کا ذکر کیا اور ذکر اللہ ہر طرح
جائز ہے خواہ کھڑے ہوکر کرین خواہ بیٹھکر یا لیٹکر کما قال فاذکروا اللہ قیاما و قعودا اس
آیت سے صاف ثابت ہوا کہ کھڑے ہوکر بھی ذکر کرنیکا ہمکو اللہ کی طرف سے
اختیار ہے اسلیے یہ ہمارا کھڑے ہوکر درود و سلام پڑھنا کہ حسب تحقیق کتاب الشفا
ذکر اللہ مین داخل ہے اور آیت قرآنی بعمومہا اسکو شامل ہے کسیطرح بدعت
نہین ہوسکتا بدعت وہ ہے جسکے لیے کچھ بھی سند نہو نہ صریحاً نہ اشارۃً اور یہ بھی
یاد رکھنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص اوسی نئی بات کو منع فرمایا ہے
جسکو دین سے مخالفت ہو ہر نئی بات کو منع نہین فرمایا بخاری اور مسلم کی حدیث مین
دیکھو آپ فرماتے ہین من احدث فی امرنا ما لیس منہ فہو رد یعنی جسنے دین مین وہ
بات پیدا کی جو دین کی قسم سے نہین بلکہ اوسکی ضد اور مخالف ہے وہ مردود ہے اور اگر
ہر نئی بات ناپسند ہوتی تو آپ فرماتے من احدث فی امرنا شیئا فہو رد اور
ہرگز ما لیس منہ کی قید نہ بڑھاتے چنانچہ مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ جسکو نواب قطب الدین خانصاحب
دہلوی نے تالیف کیا ہے اور مولوی اسحق صاحب نے اوسکو حرفاً حرفاً ملاحظہ فرمایا ہے
اوسکے صفحہ ۷۵ مطبوعہ میرٹھہ مین لکھا ہے کہ لفظ ما لیس منہ مین اشارہ ہے اسکیطرف
کہ نکالنا اوس چیز کا کہ مخالف کتاب و سنت کے نہو برا نہین انتہی لیکن جاننا چاہیے
کہ وہ محدثات مخالف کتاب و سنت کئی قسم ہین بعضی فعلی ہین اور بعضی قولی اور بعضے
اعتقادی اسواسطے آپ نے دوسری حدیث مین ایسا ارشاد کیا کہ کل محدثۃ بدعۃ

اخرج ابو داود عن ابی اما
خرج رسول ال
متکئاً علی عص
فقمنا الیہ فقال لا
تقوموا کما یقو
الاعاجم یعظ
بعضہم بعض
جواب ۲۲ صف
موجود ہے

وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ یعنی وہ احداث جو مردود اور مالیس منہ اور مخالف
دین ہے وہ سب بدعۃ ہے خواہ فعلی ہو خواہ قولی خواہ اعتقادی ہو اوسی قسم کی
کل بدعتین گمراہی ہین بعض ناواقف یون کہتے ہین کہ ہر نئی بات خواہ موافق
دین کے خواہ مخالف دین کے ہو وہ سب منع ہے حاشا وکلا یہ بات نہین جو احداث
امر جدید مخالف دین کے نہو وہ ہرگز منع نہین بلکہ اوسپر وعدہ اجر اور ثواب کا
آپ نے ارشاد فرمایا ہے مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ
كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
مجمع البحار کی جلد دوسری صفحہ ۱۴۷ اور شرح مسلم کی جلد ثانی صفحہ ۳۴۱
مین اس حدیث شریف کے معنی یہ لکھے ہین کہ جسنے کوئی طریقہ پسندیدہ جاری کیا
پھر اوسپر عمل کیا گیا اوسکے بعد تو لکھا جاویگا اوسکو ثواب اون سب عمل کرنیوالونکے
برابر اور اونکے ثواب مین سے کچھ کاٹا نجائیگا یعنی اونکو بھی ثواب پورا ملیگا اور وہ
طریقہ جو اوسنے جاری کیا ہے وہ خواہ اوسیکا نیا ایجاد کیا ہوا ہو خواہ ایجاد پہلا ہو اور
اوسکی طرف سے اجرا ہوا اور وہ طریقہ خواہ علم ہو خواہ عبادت خواہ کوئی ادب ہو اور عبارت
شرح مسلم کی یہ ہے كَانَ ذٰلِكَ تَعْلِيْمَ عِلْمٍ أَوْ عِبَادَةٍ أَوْ أَدَبٍ انتہی ان بزرگونکی
تحقیق سے صاف معلوم ہو گیا کہ اگر کوئی شخص نئی بات قسم آداب سے نکالیگا اور جاری
کریگا اوسکو ثواب ملیگا اب سمجھنا چاہیے کہ امت کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنی
قرآن شریف سے ثابت ہے چنانچہ فائدہ سابقہ مین گذرچکا اور حکم خدا کا ہے کہ جسطرح
ہو سکے تعظیم رسول کیجیے اور فقہا زیارت مدینہ مین لکھتے ہین وَكُلُّ مَا كَانَ أَدْخَلَ فِي الْأَدَبِ

والاجلال کان حسنا کذا فی فتح القدیر یعنی جس حرکات و سکنات مین ادب اور بزرگی رسول کی نکلے وہ سب اچھی اور حسن ہین تھی اس سے معلوم ہوا کہ تعظیم اور آداب رسول مطلوب ہے شرعا پس یہ قیام اگرچہ بظاہر امر محدث اور جدید ہے لیکن اسمین ادا ہوتی ہے وہ جو بات شرع مین مطلوب ہے یعنی تعظیم رسول اب اسکی بھی وہی مثال ہے جسطرح محدثین اور فقہا لکھتے ہین کہ منارہ واسطے اذان کے اگرچہ حضرت کے وقت مین نتھا لیکن اسمین نکلتی ہے وہ بات جو حضرت کو مطلوب تھی یعنی خبر ہو جانا مسلمانونکو کہ وقت نماز کا آگیا سو منارہ پر چڑھ کے اذان کہنے مین یہ مقصود حاصل ہوتا ہے اسلیے یہ منارہ جائز ہے اور اسکے امر جدید ہونیسے کچھ قباحت نہین اسیطرح یہ قیام گو امر جدید ہو لیکن اسمین نکلتی ہے تعظیم رسول کی جو مطلوب ہے شرعًا اسواسطے اسکو مطلق بدعت کہنا یعنی سیئہ اور ضلالت قرار دینا سراسر باطل ہے اور یہ جو بعض صاحب اس قیام کو شرک کہتے ہین یہ بھی کسیطرح صحیح نہین اسلیے کہ شرک کے معنی علم عقائد مین یہ قرار دیے گئے ہین الاشراک ھو اثبات الشریک فی الالوھیۃ بمعنی وجوب الوجود کما للمجوس او بمعنی استحقاق العبادۃ کما لعبدۃ الاصنام کذا فی شرح العقائد للنسفی اور حالت قیام مین نہ حضرت کو کوئی واجب الوجود سمجھتا ہے نہ مستحق معبودیت جانتا ہے اور خود قیام مین فی نفسہ معنی عبادت کے موجود نہین اسلیے کہ خالی کھڑا ہو جانا بغیر ملنے کسی اور شے کے شریعت مین عبادت نہین قرار دیا گیا البتہ اگر کھڑا ہونیوالا ارادہ تعظیم سے کھڑا ہوا وسوقت ایک قسم کی تعظیم نکلتی ہے سو وہ بھی ایسی تعظیم کہ مخصوص بذات باریتعالے ہو نہین ابراہیم حلبی نے شرح

کبیر غنیہ مین درباب تحقیق فرض ہونے قیام نماز کے لکھا ہے ان القیام وسیلة
الی السجود والخرور والسجود اصل بدلیل ان السجود شرع عبادة
بدون القیام کما فی سجدة التلاوة والقیام لم یشرع عبادة
وحدہ وذلک لان السجود غایة الخضوع حتی لو سجد لغیر اللہ
یکفر بخلاف القیام اس سے صاف ثابت ہوگیا کہ قیام للغیر ہرگز ہرگز شرک
نہین اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اگر قیام شرک ہوتا تو ہرگز علماے دین روضہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مین ہاتھ باندہ کر کھڑا ہونا جائز
رکھتے حالانکہ حضرت محدث دہلوی نے جذب القلوب مین اور ملا علی قاری نے
دُرّة المضیہ مین لکھا ہے وقد ذکر الکرمانی انہ یضع یمینہ علی شمالہ کالصلوة
اور اسی پر آجتک عمل ہے اسکے خلاف پر عمل نہین اور فتاوی عالمگیریہ مین ہے
ویقف کما یقف فی الصلوة ان تحقیقات سلف سے خوب روشن ہوگیا کہ قول
مؤلف درباب قیام مولد صحیح ہے ۵ شرک اسمین خدا کے ساتھ نہین +
اور نہ بدعت کا یان پتا ہے کہین + اب باقی رہی یہ بات کہ بعض آدمی
کہا کرتے ہین کہ صاحب تم محفل مولد شریف مین کھڑے ہوتے ہو کیون
ہر جگہہ جب نام حضرت کا آوے کھڑے نہین ہوتے جواب اسکا یہ ہے کہ قیام اختیار
کرنا ہمارا خاص اس موقع مین اس مناسبت سے ہے کہ ولادت کے معنی یہ ہین
کہ آپ اس عالم مین تشریف لائے اور تشریف آوری کی تعظیم کو شرعا مناسبت
ہے قیام سے اور ہر دفعہ کے نام لینے مین یہ مناسبت نہین دوسرے یہ کہ

آپ کا پیدا ہونا رحمت عام ہے وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
اور رحمت پر فرحت وسرور کرنا ثابت ہے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ
فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا پس یہ ذکر بشارت رسان یعنی ولادت شریف کا
بیان سنکر اظہار فرحت وسرور کے لیے قیام کرنا اور بات ہے اور خواہی نخواہی
جا بجا کھڑا ہونا اور بات اور یہی وجہ ہے کہ جسوقت کوئی شخص روایت میلاد کو
بطور کتب تواریخ مطالعہ کرے یا دوسرے کو تعلیم کرے یا بطریق اخبار خوانی
پڑھکر سناوے یا درمیان کسی اور ذکر کے اتفاقاً اور تبعاً بیان کرے ان صورتوں مین
قیام کا دستور نہین ہے اسلیے کہ یہان مذکر اور سامع کا قصد صرف اطلاع حال ہے
نہ اظہار سرور اور جلسہ میلاد شریف موضوع ہے اسلیے کہ اسمین فرحت وسرور
ہوا کرے اور شکر کیا جاوے سنت الٰہی کا جو قرآن مین فرمایا ہے کما تقدم من قول
ابی شامہ پس جسوقت اس جلسۂ فرحت وسرور مین ذکر آپکی پیدایش اور ظہور کا ہوتا ہے
اوسوقت اظہار فرحت وسرور کیا جاتا ہے بخلاف اور مجالس کے کہ اونمین یہ علت موجود نہین
اگر کوئی یہ کہے کہ دونون جلسونمین ذکر ایک ہے پھر نیت سرور وفرحت سے جلسہ
منعقد کرنے ونکرنے سے کیون حکم بدل جاتا ہے ہم کہتے ہین کہ نیت بدلنے سے حکم بدل
جانا مسئلہ شرعی ہے قال علیہ السلام إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اور یہی حدیث کے سبب
فقہا لکھتے ہین کہ اگر کوئی حاجت غسل مین الحمد دعا وثنا کی نیت سے پڑھے جائز ہے اور
اگر قرأت قرآن کی نیت سے پڑھے ممنوع ہے حالانکہ ذکر وہی ایک ہے چنانچہ شامی و
اور درمختار وغیرہ مین مسئلہ موجود ہے پس اس ذکر مین بھی اگر اختلاف نیت سے حکم بدل جاوے

کیا اشکال ہے **تیسرے** یہ کہ اہل ایمان مین نام او رذکر اوسکا روز و شب رہتا ہے پھر اگر ہر بار آدمی قیام کرے تو وہ مدام اوٹھنے بیٹھنے مین رہیگا اسمین حرج ہے اور حرج معاف ہے مَا جَعَلَ اللّٰہُ فِی دِیْنِکُمْ مِنْ حَرَجٍ فقہاء شرح متین مسئلہ درود مین حکم دیتے ہین کہ اگر مجلس مین چند بار حضرت کا نام مبارک آوے تو صحیح یہ ہے کہ ایک ہی مرتبہ درود پڑھنا وجب ہوگا باقی ہر بار اگر درود پڑھے بہتر ہے ورنہ وجب نہین اسلیے کہ آپ کے نام کی بار بار یادگاری امت پر وجب ہے واسطے محافظت سنن اور احکام شریعت کی پھر اگر وجب ہوجاوے ہر مرتبہ درود پڑھنا اسمین بڑا حرج ہے یہ ترجمہ ہے عبارت شرح کبیر ابراہیم حلبی کا جو صفحہ ۱۸۳ مطبوعہ دہلی مین موجود ہے پس یہ قاعدہ فقہا کا بھی مقتضی ہے اس بات کو کہ بار بار کا حرج معاف کیا جاوے اور محفل مولد شریف بہت قلیل ہوتی ہے ایک آدمی سال بھر مین شاید ایک دو بار محفل کرتا ہوگا اور ذکر نام مبارک کا سال بھر مین لاکھون بار کرتا ہے پس بار بار کا قیام البتہ موجب حرج ہے اور **بعضے معترض یہ بھی کہتے ہین** کہ حضرت صلعم نے خود حالت حیات مین قیام کو منع کیا ہے اب بعد وفات کسطرح جائز ہو یہ بھی بڑا مغالطہ ہے بھلا حضرت کسطرح منع فرماتے اوس کام کو جو خود آپ سے روایت ہے یعنی آپ واسطے فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کے قیام کرتے تھے چنانچہ مشکوۃ مطبوعہ احمدی کے صفحہ ۳۹۴ مین موجود ہے اور نیز آپ نے حلیمہ سعدیہ کے واسطے ایام حنین مین قیام کیا چنانچہ شرح مواہب قانی مطبوعہ مصر کی جلد اول صفحہ ۲۷۰ مین موجود ہے اور نیز آپ نے اپنے باپ رضاعی کے واسطے قیام کیا چنانچہ

سوال مردود
۱ جواب
۲ جواب
۳ جواب

انسان العیون مشہور بسیرت حلبی مطبوعہ مصر کی جلد اول صفحہ ۱۲۱ مین موجود ہے اور نیز
صحابہ آپکی تعظیم کے واسطے قیام کرتے تھے فاذا قام قمنا قیاما مشکوۃ کی صفحہ ۳۹۵ مین ہے
اور حضرت فاطمہؓ بھی آپکے واسطے قیام کرتی تھین چنانچہ مشکوۃ کے صفحہ ۳۹۴ مین ہے
اور نیز صحابہ کو آپنے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار سعد کے واسطے چنانچہ مشکوۃ کی صفحہ ۳۹۵
مین موجود ہے بھلا باوجود موجود ہونے اسقدر روایتونکے کسطرح یقین ہو سکتا ہے کہ
آپنے منع کیا ہوگا ہان البتہ آپنے اوس قیام کو منع فرمایا ہے جو عجمی لوگ اپنے بادشاہونکی
تعظیم مین کھڑے رہتے تھے تصویر کیطرح بیحس و حرکت اور بادشاہ اونکے بکمال نخوت و تکبر
بیٹھے رہتے تھے چنانچہ شاہ ولی اللہ کی حجۃ اللہ مطبوعہ بریلی کے صفحہ ۳۸۰ مین یہ مضمون
مرقوم ہے اور شاہ صاحب موصوف نے قیام تعظیمی کو از روے احادیث مسلم رکھا ہے پس
یہ مغالطہ ان لوگونکا سخت بیجا ہے اور نیز اسامہ بن شریک سے بہ سند قوی روایت ہے کہ
کہ کھڑے ہوے ہم واسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور بوسہ دیا ہمنے آپکے ہاتھ کو
چنانچہ قسطلانی شرح بخاری جلد تاسع مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۲۵ مین ہے اور واضح ہو
کہ بعض علما اثبات قیام مین یون تقریر کرتے ہین اور وقت ولادت
شریف کے ملائکہ کھڑے ہوے تھے چنانچہ شرف الانام تصنیف علامہ شیخ قاسم بخاری مین
یہ روایت موجود ہے اسلیے ہم جب یہ ذکر کرتے ہین تو اون ملائکہ کے قیام کی شکل پیدا کرتے
ہین کیونکہ اہل حدیث کے نزدیک تشکل و صورت بنا دینا واقعہ مرویہ کا مستحب ہے چنانچہ صحیح بخاری
کے صفحہ [illegible] مین روایت ہے کہ وہ جو وقت نزول وحی کے رسول اللہ صلعم جبرئیل کے ساتھ ساتھ
قرآن پڑھنے لگتے تھے اور لبونکو ہلاتے تھے ابن عباسؓ بوقت یہ روایت کرتے اپنے لبونکو ہلا دیتے تھے جسطرح

رسول خدا بلاتے تھے اور سعید ابن جبیر نے جبطرح ابن عباس کو اس روایت مین لب ہلاتے دیکھا تھا
جب یہ حال روایت کرتے وہ بھی یعنی سعید اپنے لبونکو ہلا دیتے تھے بس جبکہ صحابہ و تابعین سے تشکل اور
تمثیل واقعہ مریہ کے ثابت ہوئی تو ہم بھی واقعہ میلاد مین قیام ملائکہ کی شکل بنا دیتے ہین
اور بعض اہل کشف قیام کی وجہ یہ فرماتے ہین کہ حاضر ہوتی ہے
اس محفل مین روح نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور ہم تعظیم دیتے ہین اور اسکی مولف
کہتا ہے کہ ہم یہ دعویٰ زبان پر نہین لا سکتے اسلیے کہ ہم ارباب کشف و شہود مین نہین جو
مشاہدہ کرکے بیان کرین ہان البتہ اسقدر کہہ سکتے ہین کہ شیخ جلال الدین سیوطی رح نے
رسالہ انتباہ الاذکیار فی حیات الانبیار مطبوعہ مطبع جمالی کے صفحۂ مین یہ لکھا ہے کہ نظر کرنا
اعمال امت مین اور امت کی برائیون کے واسطے استغفار کرنا اور بلیات دور ہونیکی
دعا کرنا اور اطراف زمین مین آمد و رفت کرنا برکت کے ساتھ اور جو کوئی نیک بندہ امتی
مرجاوے اوسکے جنازے پر آنا یہ حضرت کے بعض شغل ہین عالم برزخ مین منجملہ اور اشغال
کے چنانچہ اسمین حدیثین اور آثار وارد ہوئے ہین انتہی اور اسی رسالہ کے صفحہ ۳ مین
ہے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم زندہ ہین اور خوش ہوتے ہین امت کی
عبادات سے اور غمگین ہوتے ہین نافرمانیون سے اور اسی صفحہ مین ہے کہ انبیا کا
مرجانا صرف اتنا ہے کہ وہ ہماری نظر سے چھپ گئے اور وہ واقع مین زندہ
موجود ہین مثل فرشتون کے کہ وہ موجود ہین اور نظر نہین آتے مگر جس ولی اللہ کو
بطور کرامت خداوند کریم دکھلاوے وہ دیکھ لیتے ہین انتہی کلامہ اس تحقیق سے
معلوم ہوا کہ اگر کوئی اہل کشف حضرت کی روح مبارک کو اس مجمع مین دیکھ لے

کچھ عجب نہین لیکن بعض وہ آدمی جو لیاقت مشاہدہ کی نہین رکھتے وہ بھی اون
اہل کشف کی پیروی اور اتباع مین اپنا عقیدہ ایسا ہی رکھتے ہین سو یہ عقیدہ
بھی جس کسیکا ہے اسکا نام شرک نہین رکھہ سکتے اسواسطے کہ شرک کے معنی اوپر بیان
ہو چکے وہ اسپر مطابق نہین ہو سکتے اور نیز جب اونکا یہ اعتقاد ہوا کہ روح مبارک
ایک جلسۂ خاص مین حاضر ہوتی ہے اور خدا تعالے ہر وقت حاضر ہے دائم خواہ
ہم اوسکو یاد کرین یا نہین اوسکا ذکر کرین یا نہین اوسکی ثنا و صفت کرین یا نہین
تو خدا تعالے کے حاضر ناظر ہونے اور روح مبارک کے حاضر ہونے مین فرق ہوا
اور ایک صفت مین عبد اور معبود کو برابر نہین کیا پھر یہ اعتقاد کسطرح شرک ہو
اور اگر یہ کہین کہ حضرت کی روح کو غیب کی خبر اتنی دور سے کسطرح ہوتی ہے
کہ فلانے مقام پر محفل ہے وہان چلیے جواب یہ ہے کہ مولوی اسمعیل صاحب صراط مستقیم
مطبوعۂ میرٹھ کی صفحہ ۱۷۰ مین لکھتے ہین کہ روح مقدس حضرت غوث الثقلین
اور خواجہ بہاء الدین کی سید احمد صاحب پر ظاہر ہوئی اور ایک پہر تک سید صاحب پر
دونون اماموں نے توجہ قوی دی تھی اب دیکھو سید صاحب مقام دہلی مین تھے اور کسقدر
رستۂ دور و دراز ہے یعنی بخارا اور بغداد سے پاک روحین آئین اور توجہ قوی دی اور انکو
کسطرح غیب کی خبر ہو گئی کہ دہلی مین فلان شخص سید احمد نام مرد صالح ہے اور وہان جا کر
اونکو اپنے فیض سے مشرف کرین جب اونکو خبر ہو گئی حضرت کو خبر ہونا تو بہت ہی سہل ہے
اسلیے کہ اعمال امت آپ پر پیش کیے جاتے ہین اور محفل مولد شریف بھی ایک عمل ہے
امت کا اور ملائکہ آپ کو درود و سلام پہونچانے پر معین ہین اور اس محفل مین

درود بکثرت ہوتا ہے اور آپکی صفات باطن سب اولیا بلکہ سب انبیا سے افضل و
اعلی ہے اور آپ اپنا فیض پہونچانا اپنی امت کو بجان و دل چاہتے ہین اگر آپکو جب
محفل کی ہوجاے کسی واسطے سے وسائط مذکورہ سے اور آپکی توجہ روحی اسطرف کو
ملتفت ہوجاوے اور آپ اپنی امتیون کو برکات سے مستفیض فرماوین کیا بعید ہے آخر روایت
جلال الدین سیوطی وغیرہ گذر چکی اسمین ان سب باتون کا ثبوت ہے اور بعض معترض کہتے
ہین کہ کبھی ایک وقت مین چند مکان پر مولد شریف ہوتا ہے تو آپکی ایک روح کسطرح
سب جگہہ حاضر ہوتی ہوگی جواب اسکا یہ ہے کہ جسم عنصری ہیولانی کا حاضر ہونا ایک
آن مین چند مقام پر البتہ محال ہے لیکن نفس ناطقہ کا ابدان مثالیہ مین چند مکان پر
ظاہر ہونا اور لطائف کا متجسد ہوکر ظاہر ہونا مسلم الثبوت ہے اگرچہ بہت علماء
اور اولیا اس مسئلہ کے قائل ہین لیکن اس مقام پر نقل کیا جاتا ہے کلام اوس عارف
ربانی کا جو مولوی محمد اسمعیل صاحب کے پیران پیر مین یعنی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی
جو ساتوین طبقہ مین انکے پیر طریقت ہین وہ اپنی مکتوبات مطبوعہ دہلی جلد ثانی
صفحہ ۱۵ مین بیان فرماتے ہین ہرگاہ جنیان باقتدار اللہ سبحانہ این قدرت بود کہ
متشکل باشکال گشتہ اعمال غریبہ بوقوع آرند ارواح کمل را اگر اینقدرت عطا فرمایند چہ محل
تعجب است و چہ احتیاج ببدن دیگر ازین قبیلہ است آنچہ بعضے از اولیاء اللہ نقل میکنند کہ در یک
آن در اماکنہ متعددہ حاضر میگردند و افعال متبائنہ بوقوع می آرند اینجا نیز لطائف
ایشان متجسد باجساد مختلفہ و متشکل باشکال متبائنہ میشوند۔ اور اس عبارت سے آٹھہ سطر بعد
لکھتے ہین این تشکل گاہ در عالم شہادت بود و گاہ در عالم مثال چنانچہ در یک شب ہزار

کس آنسرور را علیہ الصلوات والسلام بصور مختلفہ در خواب می بینند و استفادہا می نمایند
انہمہ تشکل صفات و لطائف اوست علیہ و علی آلہ الصلوات والسلام بصور تہاے
مثالی و ہمچنین مریدان از صور مثالی پیران استفادہا می نمایند و حل مشکلات میفرمایند
دیکھو حضرت مجدد کے کلام سے کچھہ بھی اشکال اور تشکیک عتقاد توجہ روحی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم مین باقی نہین رہتا اور حضرت مجدد کی شان عالی مین باعث
مسلم رکھنے اس عقیدہ کے کوئی بے ادب شرک وغیرہ کی لفظ گستاخانہ نہین بک سکتا معلوم
نہین اگر کوئی آدمی اسطرحکا عقیدہ رکھین اونکو کیسلیے مشرک اور جہنمی کہا جاتا ہے
اور انسے سلام اور مصافحہ ترک کیا جاتا ہے اور اس مقام پر ایک اور فائدہ یاد آیا
وہ یہ ہے کہ بعض صاحبون نے حضرت مجدد کی مکتوب ۲۷۳ جلد اول سی بطور مغالطہ یہی
مضمون ثابت کیا ہے کہ وہ حضرت مانع محفل میلاد ہین نعوذ باللہ منہا کیسا تہام
ہے کہ اونھون نے مولد شریف کرنیوالون کو نہ مشرک لکھا ہے نہ مبتدع بلکہ ایک طرز
خاص پر انکار فرمایا ہے کہ محفل مولود مین سماع کا ڈھنگ نہونے پاوے اسیواسطے
اوس مکتوب مین لکھتے ہین مبالغہ فقیر در منع بواسطہ مخالفت طریقت خود است انتہے
معلوم ہوتا ہے شاید کسینے قرب و جوار مین یہ محفل مثل محفل سماع منعقد کی ہوگی اوسپر وہ انکار
فرماتے ہین والا مطلق محفل کو جو خوش آوازی سے قصائد پڑھے جاوین اور غرض صحیح
یعنی محبت رسول یا شکر حصول نعمت یا کشف بلیات وغیرہ کے لیے محفل منعقد کیجاوے
اوسکا انکار اونکے کلام مین نہین نکلتا دلیل اسکی یہ ہے کہ اوسی مکتوبات کے مکتوب ۷۲
جلد سوم مین جو خواجہ حسام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کو در جواب استفسار مسئلہ مولود شریف

لکھتے ہین مرقوم ہے دیگر در باب مولود خوانی اندراج یافته بود در نفس قرآن خواندن بصوت حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چه مضائقه است ممنوع تحریف و تغیر حروف قرآن ست والتزام رعایت مقامات نغمه و تردید صوت بآن بطریق الحان با تصفیق مناسب آن که در شعر نیز غیر مباح است اگر به نہجے خوانند که تحریفے در کلمات قرآنی واقع نشود و در قصائد خواندن شرائط مذکوره متحقق نگردد و آنرا ہم بغرض صحیح تجویز نماید چه مانع است الی آخره جو شخص ان دونون مکتوبون کو جو جلد اول اور جلد سوم مین مندرج ہین حرفاً حرفاً بنظر غور دیکھے گا اور نیز دوسرے مکاتیب اونکی مذمت سماع مین دیکھے گا اوسپر مخفی نرہیگا که حضرت مجدد کو محفل سماع سے سخت نفرت ہے اسمین بھی یہی اندیشه کرتے ہین که اگر ہم تھوڑا بھی سہارا دینگے تو یه بوالہوس لوگ یعنی ناچ راگ باجے کے مشتاق رفته رفته تمام لوازم محفل سماع ممنوع کی مثلاً تالی بجانا اور نغمات کا رعایت کرنا اور رقص و سرود وغیره اسمین داخل کر دینگے فرماتے ہین قلیله یفضی الی کثیره یعنی تھوڑی رخصت بہت دور نوبت پہونچا دیتی ہے ورنه بغیر ان امور کے ہرگز یه محفل شرعاً ممنوع نہین چنانچه ابھی اس عبارت منقوله بالا مین گذر چکا جسکا خلاصه یه ہے که اگر بغیر تحریف اور رعایت مقامات نغمه بغیر تالی بجانے اور گٹکری لگانے کے پڑہین تو اسمین کیا ممانعت ہے اور بعضے قیام کے بھولے جنکو اور دلائل پر غور نہین وه کہتے ہین که ہم قاری مولد کا اتباع کرتے ہین جسوقت تک وه بیٹھا ہوا پڑھتا ہے ہم بیٹھے رہتے ہین جب وه کھڑا ہوکر پڑھنے لگتا ہے ہم بھی کھڑے ہو جاتے ہین اسوقت ہم اپنا بیٹھا رہنا مکروه جانتے ہین

ومخالفت صحاب کی کرنا منافی آداب صحبت ہے مؤلف کہتا ہے اسکی بھی کچھ اصل حدیث شریف اور نیز کلام سلف سے نکلتی ہے حدیث یہ ہے کہ صحابہ کہتے ہین کہ آنحضرت مسجد مین ہمسے حدیث کیا کرتے اور جب آپ کھڑے ہوتے ہم بھی کھڑے ہو جایا کرتے اور کھڑے رہتے یہانتک کہ ہم دیکھتے آپ گھر مین داخل ہوگئے جیسا کہ مشکوۃ مطبوعۂ احمدی کے صفحہ ۳۹ مین ہے اور کلام سلف سے یہ سند ہے کہ حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی احیاء العلوم کی جلد ثانی کتاب آداب سماع مین لکھتے ہین

الادب الخامس موافقة القوم فی القیام اذا قام واحد منهم فی وجد صادق من غیر ریاء وتکلف او قام باختیار من غیر اظهار وجد وقامت له الجماعة فلابد من الموافقة فذلك من اداب الصحبة

خلاصہ یہ کہ قیام کرنیوالون کی نیت اور وجوہ و دلایل مین البتہ اختلاف ہے لیکن قیام فی نفسہ بلاشبہ بڑے بڑے علماے اہل سنت کے نزدیک بالاتفاق والاجماع جائز ہے اور ایک دو عالم غیر مشہور کی مخالفت جو اوسوقت مین ہائی گئی وہ معتبر نہین امام برزنجی نے اپنے مولد شریف مین لکھا ہے کہ قیام کو بڑے بڑے صاحب روایت و ہوش جو اپنے وقت کے امام گنے جاتے تھے اونھون نے مستحسن فرمایا ہے اور عبارت اونکی بلفظہ یہ ہے وقد استحسن القیام عند ذکر مولده الشریف ائمة ذو روایة ورویة فطوبی لمن کان تعظیمه صلی الله علیه وسلم غایة مرامه ومرماه

شرع کے مفتیان ماہر فن | لکھتے ہین یہ قیام مستحسن

دیکھو روح البیان کی تحریر — سنو جلپی کی بعد ازان تقریر
عقد مفرد کی دیکھو تصحیح — اور علامہ غرب کی تصریح
مفتیون کی سنو سخن سنجی — اور دیکھو کلام بر زنجی
حسن پر اسکے عام فتویٰ ہے — صورت اجماع کیسی پیدا ہے
دیکھو اب توبہ کرکے چپ رہنا — بھول کر بھی نہ اسمین کچھ کہنا

کلام در زینت محفل

کہتے ہین فرش مت بچھاؤ تم — عطر و لوبان مت بساؤ تم
ہم یہ کہتے ہین اے مسلمانو — ہے یہ زینت مین رمز پہچانو
ہم جو محفل کو یون سجاتے ہین — فرش اور چاندنی بچھاتے ہین
رکھتے ہین عز و شان سے منبر — عمدہ مسند لگاتے ہین اوپر
کہین لوبان ہے کہین ہے اگر — عطر و خوشبو سے ہے مہکتا گھر
اسلیے ہے یہ زیب اور زینت — ہووے ذکر رسول کی عظمت
دیکھکر عز و جاہ محفل کا — قفل کھلتا ہے قلب غافل کا
ہوتا اکثر ہے اے خجستہ خصال — شان معنی یہ جاہ صورت دال
لکھنا قرآن کا مستحب ہے ضخیم — تا ضخامت سے دل مین ہو تعظیم

ویکرہ تصغیر المصحف کذا فی العالمگیریۃ وغیرھا وفی نصاب الاحتساب ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رای مصحفا صغیرا فی ید رجل فقال من کتبہ فقال انا فضربہ بالدرۃ وقال عظموا

القران وفی المعالم فی بیان کتابة بسم الله کان عمر بن عبد العزیز ر
یقول لکتابه طولوا الباء واظهروا السین وفرجوا بینهما ودوروا
والمیم تعظیما لکتاب الله عز وجل انتهی قلت فعلم منها ومن
الادلة الکثیرة غیرها ان عظمة الظاهر تدل علی عظمة الباطن

گر نہ محفل کو دیجیے زینت	کہیے نکلے کی اسمین کیا عظمت
فرش منبر نہ شامیانہ ہو	ایک پھٹا بوریا پرانا ہو
ہے ہمارا خداے پاک جمیل	ویحب الجمال ھی بے قیل
حق نے ہمپر مباح زینت کی	اور مانع یہ زجر و شدت کی

قوله تعالی قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده کذا فی الدر المختار

یعنی کہہ ان سے تیرے پیغمبر	کسنے زینت حرام کی تمپر
دے جو زینت کی خود خدا رخصت	کیون نہ محفل کو دیوین ہم زینت
خاص اوسکے حبیب کی محفل	رہے بے زیب کیسے مانے دل

فائده بعضے کہتے ہین کہ ہمنے مانا کہ یہ محفل ذکر رسول کی مستحب ہے لیکن
اس مستحب کیواسطے اسقدر زینت کرنی اور مجلس قرآن خوانی اور وعظ کے لیے
کچھہ زیبایش نکرنی اور شیرینی نہ بانٹنی اسکی کیا وجہ ہے کیا مستحب کو [illegible]
واجبات پر ترجیح ہے جواب اسکا یہ ہے کہ فقط لزوم شرعی کا [illegible]
نہین آتی دیکھو عیدین کی نماز کہ بعض علما کے نزدیک واجب ہے اور بعض کے نزدیک [illegible]
سنت ہے اور پانچون وقت کی نماز بالاتفاق والاجماع فرض قطعی ہے لیکن [illegible]

عید کے واسطے حکم دیا جاتا ہے کہ غسل کرین اور عمدہ لباس پہنین زیبایش کرین
خوشبو لگاوین اظہار بشاشت و تہنیت کرین راستہ مین تکبیر کہتے ہوئے جاوین
ایک رستہ سے جاوین اور دوسرے راستہ سے واپس آوین اور جمعیت کثیر کے ساتھ نماز پڑھین
تنہا جائز نہین اور پنجگانہ جو فرض قطعی الثبوت جسکا منکر کافر ہو بلکہ بعض علما کے نزدیک
ایک وقت کا ترک کرنیوالا بھی کافر ہو اوسکے لیے کچھ بھی اہتمام نہین اب اگر کوئی نادان
یون کہنے لگے کہ واجب ظنی اور سنت کو فرض پر ترجیح دی اوسکی نادانی ہے اصل حکمت اور
رمز اسمین یہ ہے کہ صلوٰۃ خمسہ محض عبادت ہے اور روز عید مین دو بات ہین ایک
اداے عبادت اور دوسرے اظہار فرحت سرور وہ جو لوازم زوائد بالائی ہین وہ فرحت
روز عید کے لیے ہین نہ محض واسطے نماز کے اسیطرح محفل نماز یا قرآن خوانی عبادت محض ہے
اور محفل مولد شریف مین دو امر ہین ایک عبادت یعنی پڑھنا روایات و معجزات وغیرہ کا
دوسرے اظہار فرحت و سرور پس لوازم زینت و تجمل اور کھانا کھلانا یا شیرینی یا بٹنا
خوشبو وغیرہ کا استعمال کرنا یہ سب اظہار فرحت و سرور کے واسطے ہے نہ صرف معجزات
یا قصہ پڑھنے کے واسطے اور یہ فرحت و سرور مین شکر ہے حضرت رب العالمین کا کہ ایسا
رسول رحمۃ للعالمین ہمارے لیے بھیجا جسکو فرمایا ہے قَدْ جَآءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ اور
فرمایا ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
پس ثابت ہوا کہ یہان سامان تجمل اور زینت مین حکمت اور ہے کہ وہ مجلس قرآن خوانی اور
وعظ وغیرہ مین نہین اور اگر کوئی کہے کہ حصول ایمان و نزول قرآن و نماز وغیرہ یہ بھی تو
نعمتین ہین اونکا سرور کیون نہین کرتے ہم کہتے ہین کہ واقعی یہ سب نعمتین ہین لیکن یہہ

سب نعمتین آپ کے وسیلہ سے حاصل ہوئین اور اگر آپ تشریف فرما کے دار دنیا
نہوتے تو ہمین سے کچھ بھی نہوتا احادیث مین وارد ہوا ہے کہ اگر حضرت پیدا نہوتے
تو نہ آسمان ہوتا نہ زمین اور نہ قایم کیا جاتا ثواب و عذاب اور نہ پیدا ہوتے آدم علیہ السلام
چنانچہ یہ روایتین مواہب لدنیہ اور اوسکی شرح اور سیرت حلبی مین موجود ہین
پس حضرت کے پیدا ہونے کا سرور اور فرحت کرنا گویا سب چیزونکا فرحت اور سرور ہے

چوکی یا منبر کا بچھانا اور اہتمام کرنا

جہلا طعن دیتے ہین اکثر — پڑھتے مولود کیون ہین منبر پر
لو سنو حال امام مالک کا — راہِ عشقِ نبی کے سالک کا
مجتہد تھا وہ مرد دانا دل — اور خیر القرون مین شامل
جب روایت حدیث فرماتے — غسلخانے مین اولا جاتے
غسل کرتے محدثون کے رئیس — اور پہنتے لباس پاک و نفیس
باندھتے اک عمامۂ زیبا — طیلسان اوڑھتے تھے اور ردا
آتے خوشبو لگا کے پھر باہر — با وقار و جلال و شوکت و فر
ایک چوکی بچھائی جاتی تھی — عمدہ مسند لگائی جاتی تھی
بیٹھ کر اوسپہ شان و شوکت سے — تب حدیثِ رسول پڑھتے تھے
درس جبتک حدیث فرماتے — بہرِ خوشبو بخور سلگاتے
پوچھا اک شخص نے کہ مولانا — کرتے ہو اہتمام کیون اتنا

بولے اسواسطے ہی یہ تعظیم ؏ — ہی حدیث نبی کی شان عظیم ؏

غور سے دیکھو ای مسلمانو ؏ — مت پھرو حق سے امر حق مانو ؏

ہی جو مولد کی محفل مقبول ؏ — اسمین کیا ہی بجز حدیث رسول ؏

کہین قرآن سے کوئی آیت ہی ؏ — راویون سے کوئی روایت ہی ؏

معجزات رسول کا ہے بیان ؏ — با احادیث و آیۂ قرآن ؏

چوکی گر ہم بچھائین یا منبر ؏ — پڑہین عظمت سے ذکر پیغمبر ؏

مت کہو اسکو سیئہ بدعت ؏ — ہی یہ خیر القرون کی سنت

نقل مذہب جمہور در جواز محفل مولود

محفل اس زیب اس صفائی سے ؏ — خاص اس ہیئت کذائی سے ؏

لکھتے ہین مستحب و مستحسن ؏ — نور حق سے ہے جنکا دل روشن

جیسے تھے ابن طغربک مفتی — ترکمانی دمشقی حنفی ؏

قاریون کے امام شمس الدین — جنکی جزری ہے اور حصن حصین

وہ سیوطی فقیہ خوش تقریر — ہے جلالین جنکی ایک تفسیر

وہ امام محی الدین نووی — شرح مسلم کی ہے جنھون نے لکھی

اونکے استاد شیخ علامہ — کنیت جنکی ہے ابو شامہ

فقہا اور محدثون کے امام — شیخ ابن حجر ہے جنکا نام ؏

ناصر الدین وہ شیخ علامہ — عاجز اونکی ثنا سے ہے خامہ

شیخ ملا علی خجستہ صفات
قسطلانی حدیث کا حاوی
ماہر ملتِ مسلمانی
وہ محدث فقیہ ربانی
وہ علی شارح صفات نبی
وہ محدث دمشق کا نامی
وہ ابو الخیر جو سخاوی تھے
ناظم گوہر سخن سنجی
وہ بخارا کے احمد مبرور
وہ ابو ذرعہ جو عراقی تھے
جنکا دل نور حق سے تھا معمور
بو الحسن ابن فضل حقانی
احمد ابن محمدِ مدنی
صاحب مجمع البحار کو دیکھ
حافظ شمس دین محمد نام
شیخ عبد اللہ فاضل انصاری
ابن جعفر جو تھے ظہیر الدین
وہ فقیہ کبیر با توقیر

جسنے مشکوۃ مین لکھی مرقات
ہے مواہب لدنیہ جنکی
حضرت بوسعید بورانی
معدن علم شیخ زرقانی
جسنے لکھی ہے سیرتِ حلبی
جسنے لکھی ہے سیرت شامی
علم دین پر وہ کیسے حاوی تھے
یعنی سید امام برزنجی
جنکا شرف الانام ہے مشہور
جام حبِ نبی کے ساقی تھے
جیسے بوبکر یوسف و منصور
اور صالح جمال ہمدانی
شیخ علامہ عرب مردزکی
اونکی تقریر آبدار کو دیکھ
ابن ناصر دمشقیِ تمتام
حسن اللہ فیضہ الجاری
اور وہ فاضلِ نصیر الدین
یعنی حافظ عماد ابن کثیر

شیخ کامل جمال دین میرک
وہ ابوطیب اہل دین سبتی
صدر دین شافعی محب نبی
وہ مفسر افندی اسمعیل
زین دین نقشبند پیر ہدیٰ
وہ محدث فقیہ عبد الحق
ہند کا وہ محدث آگاہ
کہتے استاد ہین تمام اونکو
جب گئے مکہ وہ خجستہ خصال
تھی جو مکہ مین منعقد محفل
تھا بیان آپ کی ولادت کا
مین نے کثرت سے پاے وان انوار
اس سے ثابت ہے اے مبارک پے
الغرض ایسے ایسے صاحبدل
نام لکھے گئے ہین اب جنکے
لاتے اس باب مین دلائل تھے
فقہا اور محدثین بہت
جیسے یہ اتقیاے کامل تھے

مرد عارف بمصر وزیرک
لکھتے زرقانی ہین ثنا اونکی
اور محمد رفاعی مدنی
دیکھو روح البیان مین اونکی دلیل
تھا ہمایون بھی معتقد جنکا
دل پہ چھایا تھا جنکی بالکل حق
نام جنکا ہوا ولی اللہ ؒ
مانتے سب ہین خاص و عام اونکو
لکھتے ہین اسطرح وہ اپنا حال
مین بھی جاکر وہان ہوا شامل
ذکر میلاد باسعادت کا
اوتری محفل مین رحمت غفار
بزم مولد مقام رحمت ہے
پہلے وقتون کے فاضل و کامل
اور بہت مقتدا سوا انکے
بزم میلاد کے وہ قائل تھے
گذرے اسپر ہین اہل دین بہت
جیسے یہ عالمان عامل تھے

اس محفل کرنیوالے کے لیے کہ لعمری اِنَّمَا جَزَاءُہٗ مِنَ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ اَنْ یُّدْخِلَہٗ بِفَضْلِہِ الْعَمِیْمِ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ چنانچہ قسطلانی اور زرقانی وغیرہ مین تصریحًا مذکور ہی اور ہونا ان دونو بزرگون کا سلسلہ مشائخ حضرت شاہ ولی اللہ مین اُنکے رسالہ انتباہ مین صاف مرقوم ہے اس فقیر یعنی ولی اللہ نے علم حدیث لیا اور خرقہ صوفیہ پہنا اور خلافت پائی شیخ ابو طاہر سے اونھون نے شیخ ابراہیم سے اُنھون نے شیخ احمد قشاسی سے اونھون نے شیخ احمد شناوی سے انھون نے شیخ علی سے اونھون نے جلال الدین سیوطی سے اُنھون نے شیخ کمال الدین سے اُنھون نی شیخ القراء والمحدثین ابن جزری سی الخ پس جو لوگ ان بزرگوار ونکو اپنا پیشوا جانتے ہین ہرگز دم مار نانہ چاہیے اونکو اسباب ہین کہ خلف صالح کی سعادتمندی اسی مین ہی کہ اپنے سلف صالح کی پیروی کرے اور علاوہ اس خاندان کے اور بھی بہت بزرگان دین فقہا اور محدثین اسکی تائید پر تھے سلفًا اور خلفًا چنانچہ بعض اسما اُنکے اس مثنوی مین بھی مندرج ہین وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

ضروری اعلان

صاحبان اہل مطابع ونیز تاجران ہمعصر کی خدمت مین التماس ہی کہ راقم نے اس کتاب کی نسبت جناب مؤلف صاحب سے طبع کرانکی اجازت لی ہی اور کوئی صاحب قصد طبع نفرماوین البتہ راقم سے قیمت بھیجکر طلب فرمالین ؁

المشتہر حافظ عبد الستار خان
تاجر کتب چوک لکھنؤ

مع حالات جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مقاصد الصالحین اُردو - اسمین حالات عشق الٰہی و بزرگان اولیاء کرام وغیرہ کے ہین - جسکے دیکھنے سے عشق اور محبت الٰہی پیدا ہوتا ہے -

انوار الرحمن - تالیف مولوی نور اللہ صاحب مرحوم مراد آبادی - یہ ملفوظ شریف حضرت مولانا و مرشدنا سید شاہ عبد الرحمن صاحب قدس سرہ العزیز لکھنوی کا ہے - بڑے مقبول اور برگزیدہ شخص تھے - عالم زبردست تھے بعض کتابین آپ کی مثل کلمۃ الحق وغیرہ جو ابھی طبع نہین ہوئی - توحید کے ایسے ایسے مسئلے بدلائل لکھے ہین جسکو دیکھنے سے مولانا صاحب کے جامع کمالات ہونیکا ثبوت ہے - الغرض یہ ملفوظ شریف مولانا صاحب کے حالات تصوف - واوقات وغیرہ مین ہے زبان فارسی مین نایاب کتاب ہے حضرات صوفیہ کے لیے نہایت عمدہ چیز ہے -

ریاض العارفین اُردو - اسمین نہایت عمدہ حالات حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین -

دلیل العارفین فارسی - ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ جمع کیے ہوے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے

انیس الارواح فارسی - حالات حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان ہین -

مکتوبات صدی - حضرت خواجہ یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کے کامل ہر دو حصہ -

مکتوبات صدی - حضرت یحییٰ منیری قدس سرہ حصہ اول جسمین پچاس مکتوب ہین -

مجموعہ ستہ ضروریہ - اسمین چھ رسالہ نہایت عمدہ ہین -

(۱) **رسالہ انفاس نفیسہ** تصنیف حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رح

(۲) **رسالہ** تصنیف حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی -

(۳) **رسالہ السیہ** تصنیف حضرت مولانا یعقوب چرخی -

(۴) **رسالہ قدسیہ** تصنیف حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رح -

(۵) **رسالہ خواجہ عبید اللہ** خلف خواجہ باقی باللہ صاحب رح -

(۶) **رسالہ پرتو عشق** - تصنیف حضرت خواجہ خسرو رح اللہ

مجموعہ صبح ازل و شام ابد و لیلۃ القدر تصنیف منشی امیر احمد صاحب مینائی لکھنوی -

ذکر الشہادتین - ذکر حالات شہادت حضرت امام حسین ع تصنیف احمد خانصاحب صوفی -

اعلان

ناظرین انصاف بین پر
واضح ہو کہ راقم نے جناب مصنف صاحب سے
اس کتاب کی اجازت حاصل کرکے عمدہ کاغذ پر خوشخط
نقش ونگار کے ساتھہ مطبع منشی علی حسین واقع لکھنؤ محلہ گولہ گنج
مین مین نے اسکو چھپوایا ہے پس کوئی صاحب بدون حصول
اجازت مصنف کے اس کتاب کو نہ چھاپین ہان جسقدر نسخے
اسکے مطلوب ہون بارسال قیمت راقم سے منگوالین اور
سوا اسکے اور کتابین بھی ہر قسم کی اس دکان مین
موجود ہین جو چاہین طلب فرمائین فقط

الراقم
حافظ محمد
عبدالستار خان
تاجر کتب چوک
لکھنؤ

القول الابلج النفيس فيمن يرغب فى التقليد لاجل الدِّرْهَمِ الخسيس

لجامعها افقر العباد
عبدالله بن مصطفى مرداد
الحنفى المكّي

م م م
م

بســـم الله الرّحمن الرّحيم

الحمد لله العدل الحكم الذي اودع ما ابدع من الحكم ووفق للحفاظ
من سبقت له العناية في القدم ووقف على الدقائق فيما زلت به
القدم احمده حمد استدر به اخلاق النعم واشكره شكرا استدفع
به النقم واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة تشفي
من السقم وتنير الباطن وتخرج من الظلم وتنجي من اتباع سبيل من
تعدّى وظلم واشهد انّ سيّدنا محمدا عبده ورسوله خلاصة
العرب والعجم الذي اوضح للامم بشرعه اوضح امَمْ صلى الله عليه
وعلى آله وصحبه معدن الجود والكرم امّا بعد فيقول الفقير
الى ربّ العباد عبده عبد الله بن مصطفى مرداد لمّا رأيت بعض
المتهافتين على حبّ الدنيا الدّنية قد تلاعب بمذهبه وارتحل منه الى غيره
بجرأته وذلك لطمع ما في ايدى التجار ولم يراقب عند ارتحاله
من مذهبه الذي هو حق عنده وجه العزيز الغفار احببت

ان

ان ارفع فيه سؤالا لفضلاء بلد الله الحرام ولفاضل بلد نبيه
عليه الصلاة والسلام ونصه ما قولكم دام النفع بكم هل يجوز
الانتقال من مذهب الى اخر للاغراض الدنيوية ام لا فاجاب عليه
فاضل مكة البهية ومفتيها ومفسرها وراويها مولانا الشيخ عباس
بن صديق الحنفي بما نصه الحمد لله وحده رب زدني علما قال فى التحرير
وشرحه لو التزم شخص مذهبا معينا كابي حنيفة والشافعي فقيل يلزمه
وقيل لا وهو الاصح انتهى فالمنتقل من المذهب المعين الى غيره على
القول بعدم اللزوم على ما هو الاصح لا يخلو اما ان يكون لغرض صحيح
ديني وذلك بان ترجح عنده قوة الدليل اي دليل المذهب المنتقل اليه
وانه هو الصواب فان كان فلا بأس به والا بان كان لغرض دنيوي
ففيه الوعيد الوارد في حق من يقصد بعمل الآخرة تحصيل خيرات
الدنيا كما يعلم من تبيين المحارم لسنان افندي الحنفي ونص ما قاله
المذكور واعلم انه لا يجوز لمسلم ان يقصد بعمل الآخرة تحصيل خيرات الدنيا
وهذا حرام بالآيات والاحاديث وكل عمل من اعمال الآخرة اذا لم يكن
على الاخلاص فهو ضايع وصاحبه خاسر واطال الكلام وذكر الايات
والاحاديث الواردة في ذلك ومن اراد الوقوف على ما فيه فليراجعه
الى ان قال والحاصل اذا لم يكن فى عمله مخلصا وانتزاح باعث غير

باعثة القرب الى الله تعالى فهو معترض للرد وبعضهم صرح بان المشوب

مطلقا غير مقبول والله اعلم (عباس بن جعفر صديق الحنفي مفتي مكة) واجاب عليه الفاضل مولانا

الشيخ محمد صالح كمال الحنفي بما صورته قال في رد المحتار نقلا عن

التاترخانية ولو ان رجلا برئ من مذهبه باجتهاد وضح له كان محمودا

مأجورا واما انتقال غيره من غير دليل بل لما يرغب من غرض الدنيا

وشهوتها فهو المذموم الاثم المستوجب للتاديب والتعزير لارتكابه

المنكر في الدين واستخفافه بدينه ومذهبه انتهى وفيه من باب القبول

وعدمه من كتاب الشهادات قال في القنية من كتاب الكراهية ليس للعامي

ان يتحول من مذهب الى مذهب ويستوي فيه الحنفي والشافعي والله اعلم (راجي اللطف الخفي محمد صالح بن صديق كمال الحنفي مفتي مكة)

واجاب عليه الفاضل مولانا الشيخ عبد الرحمن سراج الحنفي

بما صورته الانتقال من مذهب الى مذهب اخر لاجل الدنيا لاشبهة

في كونه مذموما والله اعلم (خادم الشريعة والمنهاج عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفي مفتي مكة) واجاب عليه فاضل

المدينة النبوية ومفتي ساحتها الزكية مولانا الافندي عثمان بن عبد السلام

داغستاني بما صورته لا يجوز الانتقال من هب الى اخر لاجل الدنيا وفاعله

اثم مستوجب للتأديب والتعزير لارتكابه المنكر في الدين واستخفافه

بدينه ومذهبه كما يعلم من تنقيح الحامدية عن جواهر الفتاوى والله اعلم

(عثمان بن عبد السلام داغستاني الحنفي مفتي المدينة) اقول وذكر مولانا نجم الدين الحفصي في تصنيفه

بعد

بعمدة الفتوى وقال ذكر فى الجامع الاصغر ومن لم يكن من اهل الاجتهاد
والاستنباط فانتقل من قول الى قول ومن مذهب الى مذهب لا على وجه
الاجتهاد ووضوح البرهان لكن لما يرغب اليه من غرض الدنيا ولما
ينال ويصيب من شهوته فهو مذموم اثم مستوجب للتاديب والتعزير
لانا لو رخصنا له فيه لم نأمن عليه من الانتقال من قول الى قول ومن
مذهب الى مذهب مرارا كثيرة في اوقات يسيرة على حسب ما يتفق له
من الشهوات ويبدو له فى الرغايب من الرغبات والواجب علينا ان نحسم
هذا الباب فى الابتداء بالتشديد والتغليظ والتأديب على حسب ما يجب
حتى يعظموا الدين والشرايع ويتمسكوا بما صح من جهة علمائهم
والله الموفق وقال العلامة السيد الشريف ابوبكر بن عبد الله بن
ابي بكر علوي في كتاب له فى التحكيم اعلم ان من التزم مذهبا من مذاهب
اهل السنة كمذهب الامام ابي حنيفة ومذهب الامام الشافعي مثلا
لم يرخص العلماء له فى الانتقال متى شاء من مذهب الى مذهب وان
كان الجميع على السنة لانهم لو رخصوا له في ذلك لأدى الى التعطيل
وانعكست الافعال ولم تنضبط الاحكام عليه فى المعاملات والمناكحة
والعبادات وغيرها فان في مذهب ما ينقض مذهبا او واجبا فى مذهب
دون مذهب او مباحا في مذهب وحراما في مذهب وقد تحقق امانة

الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اوصيني قال عليك بتقوا الله
فانها جميع كل خير انتهى فشني والحاصل ومن لم يكن من اهل
الاجتهاد والاستنباط لم يرخص العلماء له فى الانتقال متى شاء
من مذهب الى مذهب ويستوى فيه الحنفي والشافعي كما علمت
مما صح عن العلماء الاعلام ومشايخ الاسلام ولا عبرة بما خالف
المنقول عند ذوى الافهام وفى هذا القدر كفاية عن
المزيد لمن امعن النظر في مسئلة التقليد والله
اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب وصلى الله
على سيدنا محمد وعلى آله و
صحبه وسلم

نحمدك اللهم على جزيل آلائك ونشكرك على مزيد نعمائك ونسألك
ان تديم الصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله واصحابه السادة الاعلام
اما بعد فقد تم بعونه تعالى طبع هذه الرسالة العجيبة والعجالة الغريبة القول
الابلج النفيس فيمن يرغب فى التقليد لاجل الدرهم الخسيس للشيخ
عبد الله مرداد الخطيب وامام مسجد الحرام بمكة المكرمة زادها الله شرفا
فى المطبعة الحسنية الواقعة في بندر البمبئى في خمسة وعشرين من ربيع الآخر
سنة ١٣١٢ هجرى بيد الحقير حاج احمد بن الحاج محمد كاتب سمر